امام خمینیؒ مسلمانوں کی دائمی اتحاد اور یکجہتی کے علمبردار

سید حسن نصراللہ حزب اللہ لبنان کے جنرل سکریٹری

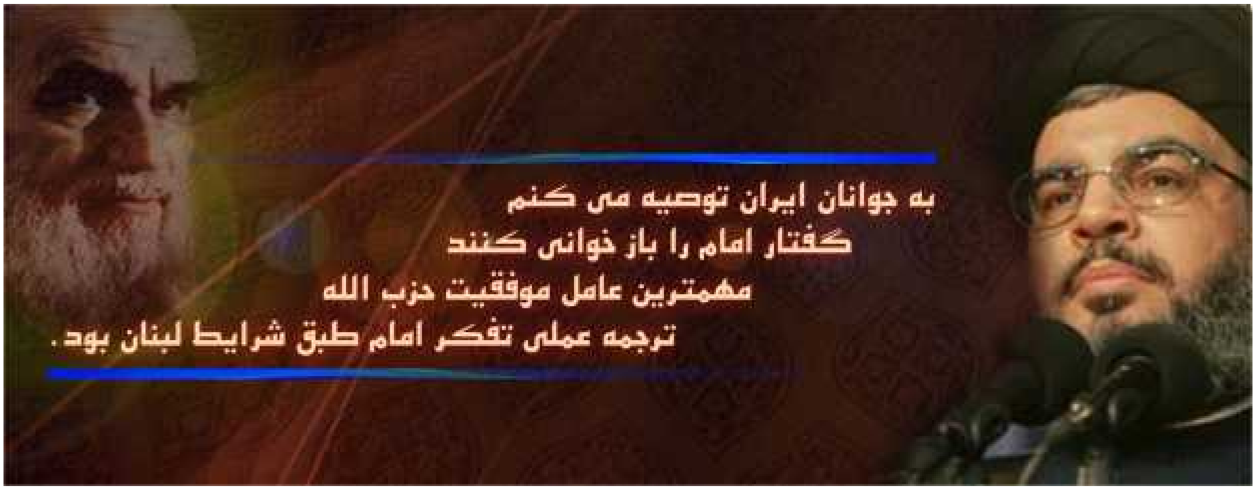

جب ہم امام کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں تو یاد رہے کہ امام اپنے اعمال اور کردار سے قطع نظر ایک ذاتی خصوصیات کے مالک ہیں ۔ آپ ایک عظیم فقیہ، عظیم فلسفی، عظیم عارف اور ایک خلاق اور موحد مسلمان مفکر تھے۔ لیکن جہاں آپ شخصیت کے لحاظ سےبے پناہ خصوصیات کے مالک تھے، آپ کے کارناموں کی فہرست بھی اگرچہ شخصیت کے اعتبار سے بہت ساری خصوصیات کے مالک تھے اور بہت طویل ہے۔ امام نے امت مسلمہ، تاریخ معاصر بلکہ تاریخ بشریت کے لئے جو کچھ کیا اس کی بھی فہرست کافی طویل ہے۔ لیکن میں دو مختصر باتوں کی طرف آپ کی توجہ مرکوز کررہا ہوں۔ پہلا مسئلہ یہ ہے کہ ہم امام کو رہبر انقلاب کہتے ہیں۔ یعنی آپ اسلامی انقلاب کے رہبر تھے ایسا انقلاب جو ایران میں رونما ہوا لیکن اپنے اندر عمومیت اور شمولیت رکھتا ہے اور ساری دنیا کے انسانوں کی بھلائی کے لئے ہے اور اس انقلاب کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایران میں شاہ کا طاغوتی نظام سرنگوں ہوگیا۔ ایسے نظام جو خلیج فارس امریکا کی سلامتی اور امنیت کا ضامن اور اسرائیل کا ہم پیمان تھا اور آپ کی دوسری صفت یہ ہے کہ آپ جمہوری اسلامی ایران کے بانی ہیں۔

یہ ایک ایسے انقلابی رہبر تھے جس کی داغ بیل خود ہی ڈالی اور سب سے پہلے اس کی خطرناک اور بھیانک عواقب اور نتائج کا سامنا کیا۔ اپنی ذاتی سلامتی کو خطرے میں ڈالا، اپنے گھر پر یورش ہوتے دیکھا۔ آپ نے کتابخانہ کو تاراج ہوتے دیکھاقید وبند کی صعوبتوں کا سامنا کیا۔ یہاں تک کہ آپ کو قتل کئے جانے کی مکمل تیاری ہوچکی تھی، طولانی مدت تک جلاوطنی کی زندگی گوارا کی اور اپنے بیٹے سید مصطفی خمینی کی المناک شہادت کا غم برداشت کیا اور انقلاب کے برسوں میں آپ کے شاگردوں، طلاب اور برگزیدہ انصار کو تختہ دار پر لٹکایا گیا، قید و بند میں رکھا گیا۔ شہر اور ملک بدر کیا گیا۔ آپ نے اس انقلاب کی حفاظت ، رہبری اور ہدایت کی۔

اور پھر نوبت آتی ہے آپ کے مخصوص معنوی اور تاریخی سفر کی جو آپ کے عزم و شجاعت کا پتہ دیتا ہے ایسا سفر جو امام کے اصرار پر پیریس سے تہران تک ہوائی جہاز کے ذریعے انجام پاتا ہے جس پر پوری دنیا کی نگاہیں لگی ہوئی تھیں۔ باجودیکہ اس بات کا قوی احتمال تھا کہ آپ کے جہاز کو ہدف قرا ر دیا جائے گا اور بسلامت تہران نہ پہنچنے دیا جائے گا۔ یہ عظیم الشان رہبر موت اور تمام خطرات و ہراس کا سامنا کرتے اور سب کو شکست دیتے ہوئے نبردآزمائی کے لئے پر تولتا ہے اور خدا کی توفیق سے انقلاب کی تاریخ رقم کرتا ہے اور پرچم انقلاب کو بلند کرتے ہوئے خود کو کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔

دوسرے رخ سے حقیقت میں امام کا نقطہ نظر نظام سازی کے مسئلے میں ایک فکری اور عقیدتی نقطہ نظر تھا۔ اس حوالے سے ہم صرف اس اشارے پر اکتفا کرتے ہیں کہ اصولاً اسلامی تفکر میں جیسا کہ امام فرماتے ہیں: مسئلہ وجود حکومت، نظام سیاسی، قدرت مسلط، نہ بمعنائے کابینہ، بمعنائے قدرت۔ یا اس دور کی اصطلاح کی رو سے ، وجود امیر، امام یا خلیفہ، ہر انسانی معاشرے کی فطری اور طبیعی ضرورت ہے۔ اور یہ ایک بدیہی امر ہے اور اس کے لئے کسی استدلال کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلامی اور امام کے تفکر میں ہر انسانی معاشرے کو ایک حکومت کی ضرورت ہے اور اس کے لئے استدلال کی ضرورت نہیں ہے ۔ البتہ جو چیز معرض بحث ہے ، حکومت اور نظامی قالب کی سرشت اس کی ماہیت اور حقیقیت ہے جو اس انسانی معاشرے پر حکومت کرے کہ یہ مسئلہ یقیناً نظری ہے اور جس کے لئے استدلال و بحث بشری، تجربات، ادیان الہی اور فلسفہ بشری سے استفادہ کی ضرورت ہے ۔ لیکن اصل وجود حکومت اور اس کے قیام کی ضرورت تاریخ کے ہر مرحلے میں معاشرے کے امور کو ادارہ کرنے کے لئے ایک طبیعی، فطری اور بدیہی مسئلہ ہے اور ممکن نہیں کہ ایک معاشرے کے امور حکومت اور نظام کے بغیر استوار ہوں۔

اسی وجہ سے بلا فاصلہ ایران میں انقلاب کی کامیابی کے بعد ۱۱فروری ۱۹۷۹ میں ابتدا سے نظام سازی کا آغاز ہوا۔ امام ان کے انصار و شاگردان اور انقلاب کے کلیدی افراد بالکل آمادہ تھے اور ان مسائل کے حوالے سے بہت زیادہ بحث کرچکے تھے۔ قالب، ہویت اور ماہیت کے حوالے سے دستاویز موجود تھی۔ بلا واسطہ یا بالواسطہ اس کو تیار کر چکے تھے یا اس کے لئے آمادگی رکھتے تھے۔ لیکن امام کی بے نقص تدبیر اور حکمت عملی نے پہلے ہی مرحلہ سے خود کو ظاہر کیا ۔ امام نے احکامات صادر کئے انصار و اصحاب نے بھی مدد کی اور عوام نے قبول کیا۔

عوام نے کیوں قبول کیا؟ امام کے معنوی اور روحانی اثر کی وجہ سے ۔ امام نے بزور شمشیر نہیں منوایا، امام آتے تھے، گفتگو فرماتے تھے، بیان دیتے تھے اور لوگ دیوانہ وار قبول کرتے تھے، یہ ہے ایران کے اسلامی انقلاب کی عظمت۔ اگر عوامی حقیقت کی بات ہو تو عوامی حقیقت اس کو کہتے ہیں۔

امام خمینی کی اصلی طاقت اور عظیم کامیابی ایک نئی حکومت کا قیام ہے۔ ایسی حکومت جو تمام خطرات کا سامنا کرتی ہے اور ملت ایران کی اکثر ضرورتوں اور مقاصد کو پورا کرتی ہے ۔ امام نے اس حوالے سے ایک برجستہ نمونہ پیش کیا۔

امام خمینی مسلمانوں کی وحدت، تقریب، باہمی تعاون اور یکجہتی کے علمبردار تھے اور اسی طرح مسلمانوں کے درمیان سے محروموں اور بے نواؤں کے حامی و مددگار تھے اور ہمیشہ ابراہیمی معاشرے اور ادیان آسمانی کے پیروکاروں کی بات کرتے تھے۔ امام اس التزام میں صادق تھے اور کوئی بھی سازش ان کے اس التزام میں تبدیلی ایجاد نہ کرسکی۔

حزب اللہ لبنان کے جنرل سکریٹری سید حسن نصر اللہ کی شہر بیروت کے مرکز میں امام خمینی کی تیسری برسی کے موقع پر کی گئی ایک تقریر کا خلاصہ۔

تلخیص: شعبۂ بین الاقوامی امور

موسسہ تنظیم و نشر آثار حضرت امام خمینی رح